REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ وفا ۱۳۳۸ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۲

## مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل کی صاحبزادی کی نمایاں کامیابی

### ایف۔ اے کے امتحان میں بورڈ بھر کی لڑکیوں میں اوّل آئی ہیں الحمد للہ

ربوہ ۲۲ جولائی۔ یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحان ایف۔ اے (آرٹس) میں ایک احمدی بچی یعنی صالحہ بنت مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی لڑکیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بورڈ بھر میں اول آئی ہے الحمد للہ۔ اس نے ۵۹۷ نمبر حاصل کئے۔ یہ ہونہار لڑکی جس نے پرائیویٹ طور پر ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا۔ پرائمری مڈل اور میٹرک کے امتحانوں میں بھی وظائف حاصل کرتی رہی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سلسلہ کے لئے اور ملک و ملت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# کی صحت کے متعلق اطلاع

## کل بائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

### محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ

نخلہ ۲۱ جولائی۔ دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل اور التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعائیں مانگتے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۰ بجے صبح، ۲۱ جولائی ۱۹۵۹ء

## ربوہ کے نواحی دیہات میں

## خدام الاحمدیہ کی قابل قدر امدادی مساعی

ربوہ ۲۲ جولائی۔ ربوہ کے نواحی دیہات میں سیلاب زدگان کی مدد کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی تاحال جاری ہے چنانچہ کل (۲۱ جولائی) امدادی پارٹیاں موضع ستی والہ اور وہاب دی جھلار میں بھیجی گئیں جنہوں نے ایک مکان کا ملبہ اٹھانے کے علاوہ ایک دوسرے مکان کی ۲۰ فٹ لمبی دیوار بھی تعمیر کی۔ اور دیواروں کے ساتھ مضبوط پشتہ لگایا۔ ایک بچے کو جسے سانپ ڈس گیا تھا طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ جس کی وجہ سے اب اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

آج بھی باوجود بارش کے دو امدادی پارٹیوں نے موضع کھرکن اور موضع ستی والہ میں جاکر کام کیا۔ کھرکن میں دو مکانوں کا ملبہ اٹھایا گیا۔ جن میں سے ایک پرائمری سکول تھا۔ جس کی ناقابل مرمت دیواروں کو گرایا گیا۔ اور چھت کا سامان مقامی نمبردار کے گھر پہنچایا گیا۔ موضع ستی والہ میں ایک غریب شخص کے مکان کی منہدم شدہ دیواریں تعمیر کی گئیں۔

## ہائر سیکنڈری کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کا شاندار نتیجہ

### ۱۴۳ طلباء میں سے ۸۹ کامیاب ہوئے ۱۴ کمپارٹمنٹ میں آئے

ہائر سیکنڈری کے امتحان (ایف۔ اے ایف ایس سی) میں تعلیم الاسلام کالج کا شاندار نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ کل ۱۴۳ طلباء شریک ہوئے۔ جن میں سے ۸۹ کامیاب ہوئے اور ۱۴ کمپارٹمنٹ میں آئے۔

آرٹس گروپ

| رول نمبر | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| ۱۴۷۱۲ | مبشر احمد | ۳۷۹ |
| ،، ۷۱۵ | احمد یار | ۳۹۱ |
| ،، ۷۱۷ | بشیر احمد منیر | ۳۶۲ |
| ۱۴۷۱۸ | احمد یار | ۴۱۵ |
| ،، ۷۲۸ | منظور احمد کاہلوں | ۴۱۹ |
| ،، ۷۳۰ | محمد عظیم | ۴۳۵ |
| ،، ۷۳۱ | محمد عنایت خاں | ۳۹۵ |
| ،، ۷۳۲ | منیر مبارک | ۳۹۷ |
| ۱۴۷۳۳ | نصرت حفیظ اللہ علوی | ۴۶۱ |
| ،، ۷۴۲ | مشتاق احمد چیمہ | ۳۶۸ |
| ،، ۷۴۳ | مرزا مجیب احمد | ۳۰۲ |
| ،، ۷۴۴ | احتشام النبی | ۳۹۷ |
| ،، ۷۴۹ | نصر اللہ خاں | ۳۶۰ |
| ،، ۷۵۰ | محمد احمد | ۳۹۰ |
| ،، ۷۵۱ | محمود احمد | ۴۲۳ |
| ،، ۷۵۲ | عبدالکریم | ۳۷۹ |
| ،، ۷۵۳ | محمد اسحاق ساہی | ۳۹۲ |
| ،، ۷۵۴ | محمد ظفر اللہ | ۴۹۵ |
| ،، ۷۵۵ | محمد ارشاد چیمہ | ۴۲۰ |
| ۱۴۷۵۸ | سجاد محمد مجوکہ | ۳۹۰ |
| ،، ۷۵۹ | مظفر خاں | ۳۸۴ |
| ،، ۷۶۰ | سعید احمد ضیاء | ۳۴۳ |
| ،، ۷۶۲ | مبشر احمد | ۳۴۸ |
| ،، ۷۶۳ | سیف اللہ | ۳۴۴ |
| ،، ۷۶۴ | ایم۔ اے ناصر | ۴۰۷ |
| ،، ۷۶۵ | نعیم احمد | ۴۳۴ |
| ،، ۷۶۷ | محمد یوسف | ۴۰۵ |
| ،، ۷۶۸ | ضیاء الحق | ۴۵۴ |
| ،، ۷۶۹ | سراج الحق | ۴۷۳ |
| ،، ۷۷۱ | ذوالفقار علی | ۴۴۴ |
| ۷۷۲ | مولا بخش رانجھا | ۴۶۴ |
| ،، ۷۷۳ | محمد حیات رانجھا | ۴۴۵ |
| ،، ۷۷۴ | رانا جہاں خاں | ۳۸۸ |

(باقی)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۹ء

# اللہ تعالیٰ کا وجود

(۲)

ہم نے اپنے گذشتہ اداریہ میں خروشچیف کی تقریر کے متعلق لکھا ہے کہ اس کا یہ کہنا کہ

"اگر واقعی کوئی خدا ہے تو وہ سامراجی غداروں کو اسی طرح نکال باہر کرے گا۔ جس طرح یسوع مسیحؑ نے سود خواروں کو مقدس سے نکال باہر کیا تھا"

اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خیال اشتراکیوں کے دل سے ابھی بالکل نہیں نکل سکا۔ بظاہر خروشچیف نے تو شاید اللہ تعالیٰ کا مذاق ہی اڑایا ہے چنانچہ خبر ہے کہ جب اس نے یہ الفاظ کہے تو سامعین میں بڑا قہقہہ پڑا۔ اس قہقہہ کے دونوں پہلو ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ سامعین نے اللہ تعالیٰ پر مذاق کی وجہ سے قہقہہ بلند کیا ہو۔ اور دوسرا یہ کہ سامعین نے اس بات پر قہقہہ مارا ہو۔ کہ خروشچیف جو اصولاً منکر خدا ہے کس طرح اپنے آپ کو بھول گیا ہے۔ یہ آخری وجہ اس لئے قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ کہ خروشچیف نے اپنے دشمنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے انتقام کو اپیل کی تھی جو خود فراموشی سے اس کی زبان سے نکل گئی ہے ورنہ ایک حقیقی منکر خدا اپنے جوشِ دعاوی میں ہوتے ہوئے دشمنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے انتقام کا اس طرح ذکر نہ کرتا۔

خواہ خروشچیف نے مذاقاً ہی یہ کہا ہو۔ لیکن اس کا جو سنجیدہ پہلو ہم نے لیا ہے وہ بھی صحیح ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود انسانی فطرت میں اس طرح گندھا ہوا ہے۔ کہ ہزار دنیوی فلسفہ بھی اس کو اس سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور اشتراکیت کا اللہ تعالیٰ کے خلاف پراپیگنڈہ وقتی طور پر خواہ کامیاب ہو جائے۔ ہمیشہ تک کے لئے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور کسی نہ کسی دن انسانی فطرت اپنا مظاہرہ کر کے ہی رہے گی۔

یہ بھی خبر ہے کہ جب خروشچیف اس طرح اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑا رہے تھے۔ ماسکو ریڈیو یہ چیلنج دے رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اگر واقعی ہے۔ تو وہ اپنا وجود کسی معجزہ سے ثابت کرے۔ منکرانِ خدا ہمیشہ ہی یہ چیلنج دیتے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنا معجزہ دکھاتا رہا ہے۔ مگر جن کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ ہی دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے سنتے ہوئے نہیں سنتے رہے چنانچہ اگر اشتراکیوں کی دیکھنے والی آنکھیں ہوں اور سننے والے کان ہوں اور محسوس کرنے والا جسم ہو۔ تو وہ اب بھی اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھ سکتے ہیں۔ اور اپنی ذات میں دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مغربی اقوام کو خود ان کے اپنے ہاتھوں سے تباہی کے گڑھے پر کھڑا کر رکھا ہے۔ وہ جن ہلاکت آفریں ہتھیاروں کو خود ایجاد کر رہے ہیں کس طرح ان کی ایجادات ہی ان کے لئے ہلاکت کا گڑھا تیار کر رہی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں انہی ایجادات کی وجہ سے کس طرح اپنی تباہی کا خوف سانپ بن کر پھنکار رہا ہے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ نہیں ہے؟

اشتراکیوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے معجزات کے سینکڑوں مظاہر نظر آئیں گے۔ کیا جس دن سے اشتراکیت نے پر پرزے نکالے ہیں۔ اسی دن سے اشتراکی دنیا پر ایک لعنت مسلط نہیں ہو چکی۔ کیا اشتراکیوں کی ضمیروں پر فولادی زنجیریں نہیں ڈالی گئیں۔ کیا کوئی اشتراکی ایسا ہے جو اشتراکی عملداری میں رہ کر اپنی جان و مال کے خطرہ میں نہیں کیا ایک بھی اشتراکی ایسا ہے جو کہہ سکے کہ وہ آئندہ لمحہ میں زندہ رہ سکیگا۔ کیا یہ خطرہ خروشچیف سے لے کر ادنیٰ اشتراکی مزدور تک کو لاحق نہیں ہے؟

یہ ٹھیک ہے کہ سرمایہ داری جمہوریتوں کو بھی ایسے ہی خطرات لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کو بھی یہ خطرات انکارِ خدا کی وجہ سے ہی لگے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ پر واجبی ہی واجبی ایمان رکھتے ہیں۔ ورنہ اشتراکیوں کی طرح وہ بھی نرے مادہ پرست ہو کر رہ گئے ہیں۔ بے شک بظاہر اشتراکی اور ان کے حریف عیش و عشرت منا رہے ہیں۔ لیکن ان کے دل اندر سے کھوکھلے ہو چکے ہوئے ہیں۔

یہ پہلی اور دوسری عالمگیر جنگیں کیا تھیں کیا یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ نہیں ہے۔ کیا آج یورپ جو فرعونوں اور نمرودوں کی بستی بنا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں دیکھ سکا۔ حالانکہ ۱۹۰۶ء میں اللہ تعالیٰ کے نقیب نے پکار کر یہ خبر دی تھی کہ:

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

بے شک آج تم بھی "امن امن" پکار رہے ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان پر ہنس رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ تمہارے یہ نعرے بے بنیاد ہیں۔ کھوکھلے ہیں۔ ان کے پیچھے خلوص نہیں ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جب تم کو موقعہ ملے گا۔ تم ایک دوسرے کو باؤلے کتوں کی طرح پھاڑ کھانے کو دوڑو گے۔

اندازہ کرو۔ اپنے حالات کا خوب مطالعہ کر کے اندازہ کرو۔ کہ آج تم نے اپنے آپ کو کہاں کھڑا کر دیا ہوا ہے اور پھر غور کرو کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک تم کس چاہ مصیبت میں پڑے ہوئے ہو۔ نہیں اس کا آغاز تو اس سے بھی پہلے ہو چکا تھا۔ دو قیامت کے نمونے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔ لیکن ابھی تک تم سیر نہیں ہوئے۔ اب تیسری قیامت کی تیاریوں میں معروف ہو۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ کا ظاہر و باہر معجزہ نہیں ہے؟ آخر پھر تم کیا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو؟ اصل بات یہ ہے کہ تم جھوٹے ہو تم نے اللہ تعالیٰ کے پہلے معجزوں سے کیا سبق حاصل کیا ہے؟ آئندہ بھی تم کوئی سبق حاصل نہیں کرو گے۔ جس طرح تمہارے استاد لینن نے مرتے وقت خدا تعالیٰ کو پکارا تھا۔ شاید تم بھی اپنی اپنی باری اسی طرح اس کو پکارو گے مگر ایسا ایمان تم کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کا ڈوبتے ہوئے بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لانا اس کو کوئی فائدہ نہ دے سکا تھا۔ فرعون کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تم بھی سن لو۔

حتّٰی اذا ادرکہ الغرق۔ قال اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین الٰئن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک اٰیۃ۔ وان کثیراً من الناس عن اٰیٰتنا لغافلون

(سورۃ یونس ع ۹)

ترجمہ۔ یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا۔ کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ اس اللہ کے سوا کوئی خداوند نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں تسلیم کرنے والوں میں سے ہوں (اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا) کیا تو اب ایمان لاتا ہے حالانکہ پہلے تو تو نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیرے جسم کو بچا لیں گے۔ تاکہ تو ان لوگوں کے لئے جو تیرے پیچھے آنے والے ہیں تو نشان بنے۔ اور یقیناً ہمارے نشانوں سے بہت لوگ غافل ہوتے ہیں۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ نہیں ہے۔ کہ آج بھی فرعون کی لاش عبرت دلانے کے لئے باقی ہے۔ اور اسی طرح تمہارے مرشد اول لینن کی لاش بھی؟

## درخواستِ دعا

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ انچارج سیرالیون اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے ایک مخلص دوست چیف قاسم کمانڈا پر بعض مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ وہ اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے حضور اور جماعت کے مخلصین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور آزادی کا دور جلدی سے خدمت اسلام کرنے کے لئے زیادہ مواقع ان کے لئے بہم پہنچائے۔ آمین

نائب وکیل التبشیر

# محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا

# ایک مکتوب گرامی

ہیگ
۱۳ جولائی ۱۹۵۹ء

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عزیز عبداللہ خان کی وفات پر آج ایک مہینہ گذرتا ہے۔ اس صدمہ پر تعزیتی مراسلات کا سلسلہ جاری ہے۔ خاکسار بزرگان و احباب کی ہمدردی کا نہایت ممنون ہے اور ان سے معذرت خواہ ہے کہ فرداً فرداً ان کی خدمت میں شکریہ گذارش نہیں کر سکا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

عبداللہ خان کی بیماری کے دوران میں عزیزوں دوستوں اور جماعت کراچی نے جس اخلاص ایثار اور فدائیت کا ثبوت دیا اور اسکی وفات کے بعد جن جذبات کا اظہار بزرگان اور احباب اور جماعتوں کی طرف سے ہو رہا ہے وہ خاکسار کے دل میں رقت اور امتنان کا ایک دریا جاری رکھتے ہیں اور فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً کی حقیقت کو روشن کرتے رہتے ہیں۔ اور اس نعمت کا جو آج ہمیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الخلفاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے پھر سے نصیب ہے شکر واجب کرتے رہتے ہیں۔

میں اگرچہ مصروف ہوں اور طبیعت پر ابھی پورا ضبط بھی نہیں لیکن ایک خط مجھے ایسا ملا ہے جس کے متعلق کچھ لکھنا میرے لئے لازم ہو گیا ہے عبداللہ خان خود تو اپنی طرف سے جواب نہیں دے سکتا اور خط بھی چونکہ میرے نام ہے اسلئے مجھ پر واجب ہے کہ جہاں تک میں خط کے مفہوم کو سمجھا ہوں اس امر کو کسی قدر واضح کر دوں جس کا شکوہ اس خط میں کیا گیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خط لکھنے والے صاحب نے ظاہر تو یہ کیا ہے کہ اس صدمہ میں انہیں میرے ساتھ ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کے جذبے نے انہیں آمادہ کیا ہے کہ وہ میری دلجوئی کی خاطر مجھے خط لکھیں چنانچہ دوران تحریر میں انہوں نے لکھا ہے کہ عبداللہ خان سب بھائیوں میں سے بڑھ کر تمہارا فرمانبردار تھا۔ اور تم سے محبت کرتا تھا اسلئے تمہیں اسکی جدائی کا صدمہ بھی زیادہ محسوس ہوا ہو گا۔ اس احساس کے ماتحت بظاہر انکی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس صدمہ میں میری غمخواری کریں وہ خط کی ابتداء تو ان الفاظ سے کرتے ہیں کہ عبداللہ خان بہت خوبیوں کا مالک تھا لیکن پھر ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ آخر میں وہ یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کا مرتکب ہوا۔

میرا دل بیشک محزون اور صدمہ خوردہ ہے عبداللہ خان کو میرے ساتھ بہت گہری محبت تھی اتنی گہری اور شدید کہ بعض دفعہ مجھے خوف ہونے لگتا تھا کہ اتنی شدت کی محبت جائز بھی ہے یا نہیں۔ مجھے بھی وہ بہت پیارا تھا۔ بوجہ بھائی ہونیکے۔ بوجہ عرصہ سے رہین الم ہونیکے۔ بوجہ اپنی محبت اور اطاعت کے۔ بوجہ سلسلہ کے لئے انتہائی غیرت رکھنے کے۔ بوجہ حضرۃ امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ کی ذات بابرکات کے ساتھ والہانہ عشق کے بوجہ بندگان خدا کے ساتھ ہمدردی اور انکی خدمت کے جذبے کے۔ اور بوجہ اپنی بہت سی اور خوبیوں کے جو ہزاروں دلوں کو گرویدہ کئے ہوئے تھیں۔ اسکی جدائی پر میرے دل کا مبتلائے درد ہونا طبعی امر ہے۔ اس حالت میں جب میں نے اچانک یہ فقرہ پڑھا کہ عبداللہ خان آخر میں یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کا مرتکب ہوا تو میرا دل مرغ بسمل کی طرح تڑپا اور مجھے لکھنے والے کے دل اور دماغ کی کیفیت پر رحم آیا۔ جب میری حالت کچھ سنبھلی اور میں کچھ غور کر سکا تو مجھے احساس ہوا کہ لکھنے والے نے یہ خط مجھے ہمدردی کی نیت سے نہیں لکھا۔ اور یہ فقرہ اس کے قلم سے لاعلمی اور نافہمی میں نہیں نکلا۔ اس نے یہ فقرہ عمداً لکھا ہے اور اسے لکھ کر میرے مرحوم بھائی کے مردہ جسم اور اسکی زندہ روح کو ایک مسموم خنجر کے ساتھ ذبح کرنا چاہا ہے۔

اس خط کے لکھنے والے مولوی عبدالمنان عمر صاحب ایم۔اے ہیں۔ جب انہوں نے یہ فقرہ لکھا تو یہ سوچ کر لکھا کہ وہ مرنے والے کے حق میں کیا لکھ رہے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسا کیوں لکھا۔

انہوں نے لکھا تو گویا یہ کہ عبداللہ خان میں اگرچہ بہت خوبیاں تھیں لیکن آخر میں وہ ان لوگوں میں سے ہو گیا تھا جن کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اولٰئک ہم الخاسرون۔

اس ہمدردی اور دلجوئی کا اظہار کرنے کے لئے انہوں نے میرے نام یہ خط لکھا۔

انہوں نے خود تو بیان نہیں کیا کہ انہیں یہ لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی لیکن میرا قیاس ہے کہ انہوں نے یہ فتویٰ میرے مرحوم بھائی کی نسبت اس بنا پر صادر کیا ہے کہ عبداللہ خان کی بیوی عزیزہ آمنہ کی والدہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ اور اس لحاظ سے مولوی عبدالمنان صاحب کی بھانجی تھیں۔ گویا مولوی عبدالمنان صاحب عزیزہ آمنہ کی والدہ مرحومہ کے ماموں لگتے ہیں اور اس طرح عزیزہ آمنہ اور عزیز عبداللہ خان کے ذوی القربیٰ میں سے ہیں اور عزیز عبداللہ خان پر ان کے متعلق صلہ رحمی کا فرض واجب تھا۔ اور آخر میں جب ان کا تعلق جماعت سے کٹ گیا تو عبداللہ خان نے وہ مراسم ترک کر دیئے جو کاتب خط کے زعم میں بوجہ قرابت عبداللہ خان پر واجب تھے لیکن میرا بھائی تو ایسا نہیں تھا وہ حقوق العباد کی ادائیگی میں بہت مستعد تھا قرابت، اخوت، انسانیت تمام رشتوں کی پوری قدر کرتا تھا۔ اور اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی کی خاطر ان کے تمام حقوق کی نگہداشت کے لئے سعی کرتا تھا۔ وہ تو مخالف سے حسن سلوک میں بلکہ قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ کی تعمیل میں بھی تا مقدور امکان فرو گذاشت نہیں ہونے دیتا تھا۔ لیکن وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایسا کرتا تھا۔ اور مومن کے لئے یہی لازم ہے کہ جو کام وہ کرے اپنے مولا کی رضا کی خاطر کرے۔ کھلائے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھاؤ بھوکا رہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اس وقت مت کھاؤ۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ذوی القربیٰ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کی خاطر قطع تعلق لازم ہو جائے تو پھر ایمان اور تقویٰ اس تعلق اور اس سلوک سے دستکش ہو جانے میں ہیں۔ اس کے جاری رکھنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

اس لئے جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس سلوک سے دستکش ہونا لازم ہو گیا جسکے جاری نہ رہنے کا شکوہ کاتب خط کو ہے تو میرے بھائی کو اس دستکشی میں ایک لحظہ بھر بھی تامل نہ ہوا۔ اسکی غیرت تامل گوارا بھی کب کر سکتی تھی۔

الثلٰثۃ الذین خلفوا کیا تھے بھی تو ذوی القربیٰ انے جب تک انکی توبہ کی قبولیت کا اعلان نہ ہوا تمام مراسم ترک کر دیئے تھے

وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلٰلاً مبیناً لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔

جماعت سے علیحدگی کے بعد بھی کچھ عرصہ مولوی عبدالمنان صاحب اس بات کے مدعی رہے ہیں کہ انہیں حضرۃ امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کیساتھ پوری عقیدت ہے اور انہیں حضور کی اطاعت سے کبھی انحراف نہیں ہوا اور اب بھی نہیں۔ پھر اسی اطاعت کی وجہ سے جو اس پر واجب اور لازم تھی۔ اور جو اہل تقویٰ کا شعار ہونی چاہیئے انہوں نے میرے بھائی پر یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کا فتویٰ کیوں جاری کر دیا۔ جس کا انجام اولٰئک ھم الخاسرون ہے؟ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ یہ فتویٰ تو بہت دور تک پہنچتا ہے اور ان کے معصومیت اور اخلاص کے تمام دعاوی کو ان کے اپنے قلم سے روز روشن کی طرح بے نقاب کر کے باطل ٹھہراتا ہے۔

میں اپنے دل کے درد اور دکھ کا شکوہ نہیں کرتا۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ۔ مولوی صاحب سے صرف اتنا کہتا ہوں۔

اے ہداک اللہ چہ بد تہمیدہ

والسلام

خاکسار

ظفر اللہ خان

ہیگ۔ ۱۳ جولائی ۵۹ء

# مسئلہ جمع بین الصلوٰتین

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

—(۲)—

جمع بین الصلوٰتین کے متعلق ایک مختصر نوٹ شائع ہو چکا ہے اس نوٹ میں آنحضرت صلعم کے عمل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سفر کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع کر لیتے تھے نیز یہ کہ ضرورت شرعیہ کے وقت نمازیں جمع ہو سکتی ہیں چنانچہ اس مسئلہ کے ماتحت جلسہ سالانہ مجلس مشاورت اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے موقعہ پر نمازیں جمع ہوا کرتی ہیں۔ اس مختصر نوٹ میں یہ بتانا مقصود ہے کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں مسبوق اور لاحق کا کیا حکم ہے اس مسئلہ کو سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

سوال:- اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت میں آئے جبکہ امام نمازیں جمع کر کے پڑھا رہا ہو پہلی نماز پڑھا چکا ہو اور دوسری نماز پڑھا رہا ہو۔ تو آنیوالا شخص کس طرح نماز پڑھے آیا نماز باجماعت میں شامل ہو۔ یا پہلے پہلی نماز پڑھے اور پھر دوسری نماز میں شامل ہو۔

جواب:- یہ مسئلہ پوری توجہ سے سمجھنا چاہیئے ایک دوست نے سندھ میں امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو حضور نے فرمایا اگر آنیوالے شخص کو یہ علم ہو گیا ہے کہ امام دوسری نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل نہ ہو بلکہ پہلے پہلی نماز ادا کرے۔ اور پھر دوسری میں شامل ہو۔ اور اگر اسے علم نہیں ہوا۔ اور وہ دوسری نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو گیا ہے تو اسکی وہ نماز ہو گئی جو امام پڑھا رہا ہے۔ فوت شدہ نماز بعد میں پڑھ لے۔

سوال:- جب امام نماز باجماعت پڑھا رہا ہے تو پیچھے سے آنیوالے کی نماز الگ کس طرح ہو سکتی ہے۔

جواب:- فرض نماز کے بالمقابل سنتیں اور نوافل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اگر نماز باجماعت کھڑی ہو جائے۔ تو سنتیں اور نفل پڑھنے والے کو نماز باجماعت میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور اپنی سنت اور نفل کی نماز بعد میں پڑھنی چاہیئے لیکن اگر فرض کے بالمقابل فرض ہوتی مثلاً امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے اور آنیوالے نے ظہر کی نماز پڑھنی ہے تو آنیوالے کو چاہیئے کہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے۔ عصر بعد میں پڑھے۔ اس بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔

"اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ"

(مشکوٰۃ باب الجماعۃ صفحہ ۹۶)

کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر کوئی نماز نہیں ہو سکتی سوائے فرض نماز کے اس حدیث کی رو سے نماز باجماعت کی موجودگی میں کوئی نماز سنت یا نفل نہیں ہو سکتی البتہ اگر نمازیں جمع ہو رہی ہیں اور امام ظہر کی نماز پڑھا کر عصر کی نماز پڑھا رہا ہے۔ تو پیچھے سے آنیوالے کو پہلے ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور بعد میں نماز باجماعت میں شامل ہونا چاہیئے کیونکہ الا المکتوبۃ کے استثناء میں فرض نماز کے بالمقابل اگر فرض نماز ہو تو وہ پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال:- اگر عدم علم کی صورت میں پیچھے سے آنیوالے نے پہلے امام کے ساتھ عصر کی نماز ادا کر لی ہے۔ تو اب ظہر کی نماز عصر کے بعد کیسے پڑھے گا۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ لا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے۔

جواب:- حدیث شریف کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نفلی نماز نہیں ہو سکتی۔ فوت شدہ نماز فرض ہوئی یا سنت وہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ دفعہ رسول اللہ صلعم نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی کی معرفت پچھوا بھیجا کہ حضور تو فرمایا کرتے ہیں کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں آپ نے یہ دو رکعتیں کونسی نماز پڑھی ہے اس پر آنحضرت صلعم نے جواباً فرمایا کہ ظہر کے وقت وفد عبد القیس آیا تھا۔ میں ان سے باتوں میں مشغول ہو گیا اور ظہر کی سنتیں نہ پڑھ سکا تھا وہ دو رکعتیں میں نے اب پڑھی ہیں۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ عصر کی نماز کے بعد فوت شدہ نماز ہو سکتی ہے۔

سوال:- ایک حدیث میں آیا ہے کہ لا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اسکا کیا مطلب ہے؟

جواب:- (۱) اس حدیث کے بھی یہی معنی ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نفلی نماز اور عبادت نہیں یعنی طلوع شمس سے پہلے پہلے کوئی نفلی نماز جائز نہیں البتہ فوت شدہ سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

جواب:- (۲) بعض لوگ جیسا کہ حنفی لوگ ایسا کرتے ہیں کہ اس حدیث سے غلط مفہوم لیکر فجر کے فرضوں کے بعد سنتیں نہیں پڑھتے اور مسجد میں آکر نماز باجماعت کی موجودگی میں پہلے سنتیں پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر فرضوں میں شامل ہوتے ہیں حالانکہ فجر کی نماز باجماعت کی موجودگی میں انکی سنتیں نہیں ہو سکتیں جیسا کہ حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ الخ سے اوپر ثابت کیا جا چکا ہے کہ نماز باجماعت کی موجودگی میں سنتیں اور نفلی نماز نہیں ہو سکتی۔ اس علاوہ سے غلط فہمی یہ ہے کہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ فجر کے فرضوں کے بعد کوئی نماز نہیں بلکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لا صلوٰۃ بعد صلوٰۃ الفجر کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔ اور فجر کی نماز دو سنت اور دو فرض پر مشتمل ہے۔ جب یہ ادا ہو جائیں تو پھر کوئی نماز نہیں ہو سکتی۔ خواہ فجر کی سنتیں پہلے پڑھ لی جائیں یا بعد میں پڑھنے کا موقعہ ملے۔ ہر دو صورتوں میں سے جو بھی صورت میسر آ جائے۔ اور نماز فجر مکمل ہو جائے۔ اس کے بعد کوئی نفلی نماز سورج چڑھنے تک نہیں ہو سکتی۔ وھذا ھو المقصود من بیان الحدیث نحن ھاذا لا تکن من الممترین۔

---

# قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ)

جیسا کہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اس دفعہ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء مقرر ہوئی ہے۔ قافلہ بشرط منظوری ۱۴ دسمبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو گا۔ اور انشاء اللہ ۱۹ کی شام کو واپس لاہور پہنچے گا۔ جو دوست اس قافلہ میں شامل ہونا چاہیں وہ میرے دفتر کو اپنے پتہ اور ضروری کوائف سے جلد اطلاع دیں اور یہ بھی لکھیں کہ ان کے پاس پاسپورٹ ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ اپنی اہلیہ اور کسی بچے کو ساتھ لے جانا چاہیں تو ان کے ناموں وغیرہ سے بھی اطلاع دیں تا فہرست مرتب کی جا سکے اور سلسلہ کی طرف سے منظوری کا فیصلہ کیا جا سکے۔ مگر جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے دوستوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ پاسپورٹ اور ویزا خود حاصل کرنا ہو گا۔ پاسپورٹ اپنے ضلع کے دفتر ڈپٹی کمشنر میں درخواست دے کر حاصل کرنا چاہیئے اور ویزا کراچی سے ملے گا۔ دفتر ہذا کی طرف سے ویزا کی سہولت کے لئے کراچی کے ایک دوست مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب احمدیہ ہال میگزین لین کراچی کو اخلاقی امداد کے لئے مقرر کیا گیا ہے دوست نوٹ کر لیں۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز یہ ربوہ ۵۹/۶/۳۰

---

# افراد جماعت کی ۲ دو اہم ذمہ داریاں

## جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہیئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پا کر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی وصیت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے اور اس اعلےٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے کامل قربانی کرے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت صفحہ ۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی۔ اخلاق اور دعاؤں کے علاوہ اپنے اس رسالہ میں دو گر بیان فرمائے ہیں۔

اوّل یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں کو دعوت دیں کہ جس ذہنیت کے یہ پھل ہیں۔ نہایت اعلےٰ اور نہایت شیریں ہے۔

دوم یہ کہ تمام متقی اور نیک کار لوگ اپنی آمد اور جائیداد کا معتدبہ حصہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں اور ہر سچا احمدی ۱/۱۰ سے ۱/۳ تک آمد اور جائیداد کی وصیت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے۔ گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو عمر بھر کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام کی وصایا اور ہدایات کے مطابق تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس بنیادی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد مقرر فرمایا ہے۔ پس موصی بننا اور پورے تقویٰ سے زندگی بسر کرنا ہمارا نصب العین ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

زمیندار احباب کیلئے

# زیادہ آلو اگاؤ

(از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر بی ایس سی زراعت)

آلو نہایت ہی طاقت بخش غذا ہے اس کا نشاستہ گندم کے نشاستہ سے بہتر ہے غذائی نقطۂ نگاہ کے علاوہ کاشتکاروں کے واسطے بہت نفع بخش فصل ہے۔ ہمارے ملک میں سالانہ بیس پونڈ آلو ایک پاکستانی کے حصے آتے ہیں۔ جبکہ یورپ اور امریکہ میں اس کا استعمال بہت زیادہ ہے اور ہر آدمی کے حصے ۱۷۵ سے ۲۰۰ پونڈ آتے ہیں۔ ہمارے ملک کی زمین اور موسم اس فصل کی کاشت کے لئے موزوں ہیں ضرورت ہے کہ اس فصل کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے تاکہ غذا کے طور پر اس کا استعمال بڑھے۔ ہمارے صدر محترم جنرل محمد ایوب خاں صاحب نے ایسے ہی فوائد کے مدنظر زمینداروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ زیادہ آلو کاشت کریں۔ خصوصاً پہاڑی علاقوں کے کاشتکاروں کو اس طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ آلو کی پیداوار کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات مفید ثابت ہوں گی

(۱) آلو کے لئے عمدہ زرخیز زمین کا انتخاب کریں۔ ایسی زمین جس میں ہل آسانی سے چل سکے اور نمی دیر تک قائم رہے آلو کیلئے نہایت موزوں ہے۔ اگر زمین میں نباتاتی مادہ (Humus) کی کمی ہو۔ تو آلو کی کاشت سے قبل زمین میں سن، گوارہ یا برسیم کاشت کر کے زمین میں دبائیں۔ اس طرح آپ نہایت اعلیٰ فصل حاصل کر سکیں گے۔ زمین میں کم از کم چھ سے آٹھ بار ہل چلا کر عمدہ تیاری کریں۔ زمین میں ڈھیلے بالکل نہ رہنے دیں۔

(۲) عمدہ بیج۔ جو گلا سڑا نہ ہو۔ اور بیماریوں اور کیڑوں سے مبرا ہو استعمال کریں۔ اچھے بیج کا استعمال زیادہ پیداوار حاصل کرنے کا فوری اور آسان ذریعہ ہے "Ultimus" یا "B utzer" وغیرہ اقسام مقامی اقسام کی نسبت ۲۵ سے ۴۰ فیصدی زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ فصل جلدی پکتی ہے۔ ان اقسام کو کیڑے اور بیماریاں بھی کم لگتی ہیں۔ موٹے بیج کو تیز چاقو سے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں اور ہر ٹکڑے پر کم از کم تین آنکھیں ضرور رکھیں۔

(۳) تجربات شاہد ہیں کہ کھاد کے بروقت اور مناسب استعمال سے آلو کی پیداوار میں ۵۰ سے ۷۵ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ گوبر کی کھاد پچاس گڈے فی ایکڑ کے حساب سے بجائی سے کئی ہفتے قبل زمین میں پھیلا دینی چاہیئے۔ بعد میں ہل چلا کر زمین میں اچھی طرح سے ملا دی جائے۔ اس کے علاوہ ایک من فی ایکڑ کے حساب سے ایمونیا سلفیٹ اس وقت ڈالی جائے۔ جب پودہ قریباً ۱۹ انچ ہو جائے۔

اگر گوبر کی کھاد میسر نہ ہو تو بجائی کے وقت تین من فی ایکڑ کے حساب سے ایمونیا سلفیٹ استعمال کریں۔ دوبارہ جب آلو کے پودے پھوٹنے لگیں۔ تو مزید ایک من فی ایکڑ کے حساب سے ڈال دیں۔ خیال رکھیں کھاد پتوں پر نہ گرے اور ہر بار کھاد دینے کے معاً بعد فصل کو پانی دے دیں۔

(۴) آلو وٹوں پر کاشت کرنے سے بہتر نتائج نکلتے ہیں۔ گڈائی بھی عمدہ ہوتی ہے۔ زمین نرم رہتی ہے۔ جس سے آلو کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانی بھی اچھی طرح لگ سکتا ہے اور بچت ہوتی ہے۔ آلو بونے کے معاً بعد پانی دینا چاہیئے۔ بعد میں جب تک آلو پیدا نہ ہوں ہر ہفتہ عشرہ بعد پانی دیا جاوے یاد رکھیں پانی کبھی بھی وٹوں کے اوپر سے نہ گزرنے دیں۔ ورنہ زمین سخت ہو جائے گی اور پیداوار میں کمی ہو گی

(۵) پہاڑی علاقوں میں آلو کی کاشت مارچ اپریل میں کرنی چاہیئے۔ میدانی علاقوں میں دو فصلیں حاصل کی جاتی ہیں موسم بہار کی فصل جنوری فروری میں کاشت کرنی چاہیئے۔ دوسری فصل ماہ ستمبر میں کاشت کی جاتی ہے

(۶) آلو کے پتے مرجھانے لگیں تو سمجھیں گویا فصل پکنے کو ہے۔ میدانی علاقوں میں ماہ جون میں فصل تیار ہو جاتی ہے۔ فصل برداشت کرنے سے ۱۰-۱۵ یوم قبل پانی بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ آلو کی بڑھوتی بند ہو جائے اور وہ خشک ہو جائے۔

(۷) آلو کی فصل کو متواتر گوڈائی کی ضرورت ہے۔ سخت زمین میں آلو اچھی طرح نہیں بڑھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آلو کی فصل کے لئے گہری۔ ریتلی۔ دوشاخی زمین بہترین تصور کی جاتی ہے۔ جتنی گوڈائی کریں گے۔ اتنی ہی زیادہ فصل حاصل ہو گی۔

(۸) آلو کی فصل کو "Aphids" اور Leaf Hopper قسم کے کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے فصل کو محفوظ رکھنے کے لئے میلاتھیان Melathion زہر سے کم از کم تین بار سپرے کرنا ضروری ہے۔ ۲ چھٹانک زہر ۵۰ گیلن پانی میں ملا کر ایک ایکڑ کے لئے استعمال کریں۔ ہر سپرے کے درمیان ۱۵ یوم کا وقفہ دیں۔

(۹) آلو کی فصل کو ایک نہایت موذی بیماری بھی لگتی ہے۔ جس کو بلائٹ کہتے ہیں۔ بیماری کے وقت پتوں پر سیاہ دائرے مختلف جسامت اور شکل کے نظر آتے ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے خشک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری سے فصل کو محفوظ رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل ادویات سے سپرے کرنا ضروری ہے۔

(الف) اگر Early Blight ہو تو ۱½ سے ۲ پونڈ زاریٹ (Zerlate) ۱۰۰ گیلن پانی میں ملا کر ایک ایکڑ فصل پر سپرے کریں

(ب) اگر Late Blight ہو تو بورڈو مکسچر سے سپرے کریں فارمولا حسب ذیل ہے۔

مثلاً نیلا تھوتھا — ۲ سیر } ایک ایکڑ کیلئے
چونا — ۲ سیر، پانی ۵۰ گیلن

## حضور کی دعائے خاص حاصل کرنیکا ایک سنہری موقعہ

### احباب ۳۱ر جولائی تک وعدہ پورا کر دیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت کے ایک خاص حصہ کو ۳۱ر مارچ تک چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی ادا کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وہ سابقون ہیں جن کے لئے حضور انور نے دعا فرمائی۔ ان کے علاوہ بعض ایسے مجاہد ہیں جو اپنا چندہ بالاقساط دے رہے ہیں۔ اور کئی دوست محض اقتصادی مشکلات کے باعث کوئی بھی قسط نہیں کر سکے۔ ان سب کے دلوں میں ایسی خواہش کا پایا جانا ایک طبعی ہے کہ اگر حضرت امام پاک کی دعا کے حصول کے لئے کوئی اور موقعہ پیدا ہو جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی وعدہ پورا کر دیں گے۔ ایسے دوست نوٹ فرمائیں کہ ان کے لئے اب دوسرا موقعہ ۳۱ جولائی کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ . . .
. . . . . . . تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے۔"

انشاء اللہ سابقون کے دوسرے دور یعنی ۳۱ر جولائی تک وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مخلصین کے نام بغرض دعا حضور کی خدمت عالیہ میں پیش کئے جائیں گے
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## رسالہ الفرقان کے متعلق اطلاع

تمام خریدار اصحاب کے نام ماہ جون و جولائی کا رسالہ بھیجا جا چکا ہے۔ یہ نمبر خاص مضامین پر مشتمل ہے۔ جس خریدار کو یہ رسالہ نہ ملا ہو فوراً مطلع فرما دیں۔ ۳۰ر جولائی تک اطلاع دہندہ خریداران کو دوبارہ رسالہ بھیجا جا سکے گا۔ بعد ازاں معذوری ہے۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

## درخواست دعا

خاکسار ایک ماہ کے زائد عرصہ سے بعارضہ بخار اور گلے کے نیچے غدود پھول جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد محلہ دار الیمن ربوہ)

# اعلان تبدیلیٔ حلقہ جات انسپکٹران بیت المال

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کے حلقہ جات کی تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ لہٰذا عہدہ داران سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً التماس ہے کہ ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

| نام انسپکٹر | مقررہ حلقہ |
| --- | --- |
| ۱۔ چوہدری عبدالوہاب صاحب غیرت | اضلاع ملتان و جھنگ معہ ربوہ |
| ۲۔ چوہدری غلام رسول صاحب | ضلع منٹگمری، تحصیل سمندری و تحصیل جڑانوالہ |
| ۳۔ چوہدری سلطان احمد صاحب | حیدرآباد ڈویژن |
| ۴۔ چوہدری محمد شجاعت علی صاحب | ضلع راولپنڈی۔ پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن۔ |
| ۵۔ چوہدری غلام احمد خان صاحب ظہور | ضلع گوجرانوالہ (ماسوائے تحصیل حافظ آباد و چند جماعتیں تحصیل گوجرانوالہ) تحصیل ڈسکہ تحصیل سیالکوٹ۔ |
| ۶۔ سید اصغر حسین صاحب | ضلع شیخوپورہ۔ تحصیل حافظ آباد و چند جماعتیں تحصیل گوجرانوالہ۔ |
| ۷۔ مولوی محمد سعید صاحب | کراچی۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن |

(ناظر بیت المال)

# ضرورتمند اصحاب کی توجہ کیلئے

(۱) **داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد** } فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس میں داخلہ کے لئے آخری تاریخ بعد توسیع ۲۱/۷/۵۹ ہے۔ مجوزہ فارم درخواست واپسی لفافہ ارسال کر کے ایڈمنسٹریٹر میڈیکل کالج حیدرآباد سے طلب ہو۔
شرائط:۔ الف۔ ایف ایس سی یا آئی ایس سی (میڈیکل گروپ) عمر ۲۱½ تا ۱۷۔ باشندہ مغربی پاکستان (ماسوائے کراچی) انٹرویو ۲۳/۷/۵۹۔ (پ۔ ٹ ۱۷/۷/۵۹)

(۲) **ملازمین کلاس فور سرکار کے بچوں کیلئے وظائف** } درخواستیں مشتمل بر کوائف مندرجہ اعلان طلبہ کی طرف سے بوساطت افسران اعلیٰ متعلقہ ادارہ جات ۱۵/۹/۵۹ تک بتصدیق اس دفتر کے افسر اعلیٰ جس میں والد یا سرپرست ملازم ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو پاکستان ٹائمز ۱۷/۷/۵۹۔

(۳) **داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور** } مردوں اور عورتوں کی درخواستیں برائے داخلہ فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس میڈیکل کالج لاہور بشمول مصدقہ نقول اسناد ۱۵/۸/۵۹ تک۔
شرائط: ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن (بغیر اختیاری مضمون)
مجوزہ فارم درخواست واپسی لفافہ بھیج کر دفتر کالج سے طلب ہو۔ تفصیل کے لئے پاکستان ٹائمز ۱۸/۷/۵۹۔

(۴) **مرکزی حکومت کے ملازمین درجہ دوم و سوم کے بچوں کے وظائف** } ۵۰۰/- روپے ماہوار تک کے نان گزٹڈ ملازمین کے بچوں کی طرف سے مشتمل بر کوائف مندرجہ اعلان برائے وظائف پوسٹ میٹرک تعلیم سائنس و ٹکنالوجی معرفت افسر اعلیٰ تعلیمی ادارہ بتصدیق افسر اعلیٰ دفتر سرپرست ۳۱/۸/۵۹ تک بنام سیکرٹری بورڈ آف سکالرشپس منسٹری آف ایجوکیشن گورنمنٹ پاکستان کراچی (پ۔ ٹ ۱۹/۷/۵۹)

(۵) **پاکستان نیوی میں بچوں کی بھرتی** } بھرتی ۲۲/۸/۵۹ صبح ۸ بجے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال جھنگ میں آٹھویں۔ نویں و میٹرک سائنس تک تعلیم والے ۱۵ تا ۱۷ سال عمر کے نقل سرٹیفکیٹ پیش ہو۔ سرپرست ساتھ ہو یا اس کی طرف سے مصدقہ اجازت۔ ڈپو کرام بھرتی)

(ناظر تعلیم)

# علاقائی قائدین کی فوری توجہ کے لئے

انشاء اللہ العزیز اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ جلد از جلد اپنے اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں تا کہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کے ماتحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں اور اس سے خدام احمدیت صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔ یہ تربیتی کلاس کی اہمیت ہر ایک پر عیاں ہے۔ اس کا قیام محض اسی بناء پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نونہالان احمدیت مرکز میں آ کر ایک تو مرکزی برکات سے مستفید ہوں۔ دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جو خالص دینی اور اخلاقی ہو گی دوسروں کے لئے معلم بنیں اور دوسروں تک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین علاقائی اپنے اپنے علاقوں میں ان کلاسز کا اہتمام کریں اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

ان کلاسز کے نتائج کی اطلاع مرکز کو پندرہ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئے تا کہ مرکز اس انتخاب کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح طور پر پروگرام مرتب کر سکے۔

امید ہے قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرمائیں گے۔ اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد مطلع فرمانے کی کوشش کریں گے کہ کب ان کلاسز کا اجراء کر رہے ہیں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء (مہتمم تعلیم)

# غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا میں اساتذہ کی مندرجہ ذیل تین اسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع تعلیمی کوائف و نقول اسناد وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہے۔

(۱) آسامی۔ ایم۔ اے۔ ریاضی۔ فرسٹ کلاس
(۲) آسامی۔ ایم۔ اے جغرافیہ کم از کم سیکنڈ کلاس۔
(۳) آسامی۔ مولوی فاضل بی۔ اے۔ انگلش۔

تعلیمی تجربہ رکھنے والے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی۔
(وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

# انیس سالہ کتاب میں نام کی تلاش

اگر آپ کو تحریک جدید کی انیس سالہ جہاد کبیر کی کتاب میں اپنا نام تلاش کرنے میں دقت ہوتی ہے یا اپنے دوسرے رشتہ داروں کا نام جو آپ کے علم کے مطابق متواتر انیس سال تک ادا کرتے رہے ہیں تلاش کرنا ہے کہ وہ کس نمایاں شان کے مطابق ہر سال بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں تا آپ بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے مقدس امام کے حضور پیش کریں۔ تو آپ اپنا اور ان کا نام تلاش کرنے کے لئے اپنے حافظہ پر زور دیں کہ انیسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا تھا۔ جہاں سے آپ نے یا آپ کے رشتہ داروں نے وعدہ کیا تھا۔ اس جماعت میں آپ کا اور آپ کے رشتہ داروں کا نام ملے گا۔ لیکن اگر آپ کو انیسویں سال کے وعدہ کرانے کا مقام بھول گیا ہو اور نام نہ ملتا ہو تو خاکسار کو لکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوری جواب معہ حوالہ عرض کیا جائے گا۔

(برکت علی پنشنر وکیل المال تحریک جدید)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصایا کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ ربوہ کو مفصل تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۵۳۸۶** میں ولی محمد امرتسری ولد سلطان محمد امرتسری قوم راجپوت پیشہ × عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن خانیوال ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری متروکہ جائیداد کا کلیم جو کہ کل مبلغ -/۱۰۸۵۲ روپے دس ہزار آٹھ سو باون روپے کا منظور شدہ ہے اس سے گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی معاوضہ ملے گا اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں جس کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی دوسرے قادیان دارالامان محلہ دارالشکر غربی میں دس مرلہ زمین پر میرا ذاتی مکان برائے رہائش تعمیر ہے جس کا کلیم داخل کرنے کی مرکز سے اجازت نہ تھی اور نہ ہی میں نے اس کا کلیم داخل کیا تھا اس کا بھی اگر کسی وقت کچھ مل جائے تو وہ بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی نیز میری وفات کے وقت جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ اس وقت پاکستان میں میری کوئی جائیداد نہیں۔ بوجہ فارغ التحصیل ہونے کے کوئی کاروبار بھی نہیں تاہم اپنے گزارہ میں جو کہ مبلغ دس روپے ماہوار ہے ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے خزانہ میں داخل کراتا رہوں گا۔
والسلام ولی محمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال۔ ضلع ملتان۔
پتہ:۔ بمعرفت انگلش سائیکل سٹور کچہری بازار خانیوال ضلع ملتان
گواہ شد:۔ عبد الغنی بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانیوال۔
گواہ شد:۔ شریف احمد بقلم خود نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال۔

**نمبر ۱۵۳۸۷**:۔ میں بشریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر منظور احمد قریشی قوم محمد زئی پیشہ خانہ نشینی عمر ۲۰ سال

## درخواست دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے کچھ سکاؤٹ گھوڑا گلی مری میں سکاؤٹنگ کیمپ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔
احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ایس ڈی سکاؤٹ ماسٹر چوہدری محمد علی

تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ شوہرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب قریشی مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ زیور طلائی وزن تقریباً پانچ تولہ قیمتی -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ کل میزان بمعہ حق مہر -/۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر اسکے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط المرقوم چراغ الدین مربی انچارج پشاور۔
الامۃ:۔ نشان انگوٹھا بشریٰ بیگم مکان نمبر ۹۶۶ A.R اندر شہر پشاور بچوں کا ہسپتال۔
گواہ شد ڈاکٹر منظور احمد ولد نظام الدین مکان نمبر ۹۶۶ AR اندر شہر پشاور۔ شوہر موصیہ ۲۷/۶/۵۹
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۷/۶/۵۹

**نمبر ۱۵۳۸۸**:۔ میں محمد صادق سیال ولد میاں خان سیال مرحوم قوم سیال پیشہ زمینداره عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء ساکن سعد اللہ پور ڈاک خانہ خاص سعد اللہ پور ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں کل جائیداد ۱۲½ ایکڑ جن کی قیمت عام مروجہ رواج کے مطابق -/۳۷۵۰ روپے ہے۔ سالانہ آمد زمیندارہ -/۲۰۰ کل -/۱۰۰ روپے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ تاریخ ۔ ماہ مئی ۱۹۵۹ء العبد نشان انگوٹھا محمد صادق سیال سکنہ سعد اللہ پور براستہ گنجاہ ضلع گجرات۔
گواہ شد بشیر احمد خادم سیکرٹری رشد و اصلاح سعد اللہ پور موصی ۱۴۶۷۳
گواہ شد غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات موصی ۱۴۶۷۳

**نمبر ۱۵۳۸۹**:۔ میں رحمت علی ولد میاں سعد اللہ صاحب قوم ماشکی پیشہ بے کار عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن چک سکندر ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت ایک رہائشی مکان خام واقعہ چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط الراقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
العبد میاں رحمت علی ولد میاں سعد اللہ صاحب سکنہ چک سکندر۔ گواہ شد فضل دین سیکرٹری مال چک سکندر۔ گواہ شد عبد الرزاق بقلم خود ولد میاں عبد المالک سابق امیر جماعت احمدیہ چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

# دعاوی کی تصدیق تین ماہ میں اور چھان بین ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء تک ختم ہو جائے گی

## تین لاکھ دعاوی اور اٹھائیس ہزار اپیلوں کا فیصلہ کیا جا چکا ہے

(مسٹر خورشید الزمان)

لاہور ۲۲ جولائی کلیمز کمشنر مسٹر خورشید الزمان نے صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ کلیمز افسروں اور ڈپٹی کلیمز کمشنروں کی عدالتوں میں مہاجرین کے تمام دعاوی کی تصدیق کا کام اندر تین ماہ میں ختم ہو جائے گا اور پھر ایڈیشنل کلیمز کمشنروں کی عدالتوں میں ان تصدیق شدہ دعاوی کی چھان بین کا کام ۳۱ دسمبر ۵۹ء تک ختم ہو گا۔

مسٹر خورشید الزمان نے اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں اپنے محکمہ کے مذکورہ پروگرام کا اعلان کرنے کے علاوہ سابقہ کارگزاری پر بھی روشنی ڈالی اور یہ رائے ظاہر کی کہ ان کے ماتحت حکام نے متعدد مشکلات کے باوجود نہایت اطمینان بخش خدمات سرانجام دی ہیں۔

مسٹر خورشید الزمان نے کہا کہ بعض حلقوں میں یہ

میں یہ غلط تاثر پایا جاتا ہے کہ بہت سے لوگوں نے اپنے بوگس یا انتہائی مبالغہ آمیز دعاوی کی تصدیق کرا لی ہے۔ آپ نے کہا کہ ممکن ہے چند افراد متعلقہ حکام کو اپنے دعاوی کے بارے میں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئے ہوں لیکن اکثر دعاوی کی تصدیق صحیح طریقے سے ہوئی ہے اور حتی الامکان کوشش یہی رہی ہے کہ کوئی شخص محض فریب دیکر دعویدار نہ بن بیٹھے۔

آپ نے کہا کہ تاہم بوگس یا مبالغہ آمیز دعاوی کی تصدیق کے امکانات کو مزید کم کرنے کے لئے چھیاسی ایڈیشنل کلیمز کمشنروں کو تصدیق شدہ دعاوی کی چھان بین کا کام سپرد کیا گیا ہے اس سلسلہ میں پالیسی یہ ہے کہ ایک لاکھ روپے سے کم مالیت کے تصدیق شدہ دعاوی کی نمونتہً چھان بین ہو گی۔ یعنی ان میں سے تقریباً ۳۳ فیصد دعاوی کی چھان بین ہو گی اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ مالیت کے تمام دعاوی کی چھان بین ہو گی۔

آپ نے کہا کہ بعض لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ایڈیشنل کلیمز کمشنرز بلا وجہ تصدیق شدہ دعاوی کی رقم کم کر رہے ہیں۔ میں نے اس قسم کی کئی شکایتوں کا جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تصدیق شدہ دعاوی کی چھان بین کا کام منصفانہ طریقے سے ہو رہا ہے۔ اور متعلقہ افسر حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ کسی سے بے انصافی نہ ہونے پائے تاہم اگر اس سلسلہ میں کسی کو جائز شکایت ہو گی۔ تو میں اسکے ازالہ کے لئے مناسب کارروائی کرونگا" آپ نے بتایا کہ ایڈیشنل کلیمز کمشنر اب تک تقریباً بیس ہزار تصدیق شدہ دعاوی کی چھان بین کر چکے ہیں۔

# متروکہ جائداد وں کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کا کام ایک ماہ میں شروع ہوجائیگا

## مغربی پاکستان کے سٹلمنٹ کمشنر مسٹر ریاض الدین احمد کا بیان

لاہور ۲۲ جولائی مغربی پاکستان کے سٹلمنٹ کمشنر مسٹر ریاض الدین احمد نے بتایا کہ دعویدار مہاجرین کے نام ان کے جائز طور پر مقبوضہ متروکہ مکانات اور دکانوں کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کا کام تقریباً ایک ماہ میں شروع ہوجائے گا۔

آپ نے کہا کہ تمام ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر اس سلسلہ میں بیشتر کام اپنے دفاتر میں ہی بیٹھ کر کرینگے البتہ اگر کسی مکان کے بارے میں ایک سے زیادہ دعویدار مہاجرین کی درخواستیں پیش ہوئیں تو ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر موقعہ پر جاکر معائنہ بھی کرینگے

آپ نے کہا کہ دعویدار مہاجرین کی تعداد زیادہ ہے اور ان کے دعاوی کی مجموعی مالیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کے برعکس متروکہ جائیداد یں کم ہیں اور ان کی مالیت بھی بہت کم ہے اس لئے مہاجرین کے لئے معاوضہ کی شرح میں اضافے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ ان حالات میں معاوضہ کی شرح میں اور بھی کمی ہونے کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

مسٹر ریاض الدین احمد نے مزید بتایا کہ بعض مقامی اخبارات میں شائع شدہ اس مضمون کی خبر غلط ہے کہ ایک متروکہ مکان کو ایک یونٹ تصور کیا جائے گا۔ اور اس بناء پر اسکے مالکانہ حقوق صرف ایک ہی دعویدار مہاجر کے نام منتقل کئے جائینگے آپ نے کہا کہ حکومت نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا نہ ایسی کوئی تجویز کسی بھی سطح پر زیر غور ہے۔ کیونکہ دعویدار مہاجرین کی تعداد بہت زیادہ اور ان کے مقابلہ میں متروکہ مکانوں کی تعداد بہت کم ہونے کے باعث ایسی تجویز کے زیر غور آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

### کم سے کم اکھاڑ پچھاڑ

آپ نے کہا کہ محکمہ آباد کاری اس سلسلہ میں اپنی باقاعدہ طور پر اعلان کردہ کم سے کم اکھاڑ پچھاڑ کی پالیسی پر قائم ہے۔ جس کے مطابق ایک متروکہ مکان کے مالکانہ حقوق ایک سے زیادہ دعویدار مہاجر الاٹیوں کے نام منتقل ہوسکیں گے۔ بشرطیکہ ہر دعویدار مہاجر الاٹی کے حصہ مکان میں دوسرے خاندان کی مداخلت نہ ہوتی ہو۔ آپ نے اس پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی متروکہ مکان کی نچلی اور بالائی منزل میں دو دعویدار مہاجر الاٹی آباد ہوں گے تو ان دونوں کو اپنے اپنے مقبوضہ حصہ کے مالکانہ حقوق ملیں گے۔ البتہ بالائی منزل کے قابض مہاجر کو مقابلتاً کم قیمت ادا کرنا پڑیگی کیونکہ اسے زمین کی ملکیت حاصل نہیں ہوگی۔

### کامیابی کی خوشی میں اعانت الفضل

میرے عزیز ملک بشیر احمد نے امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو دینی و دنیاوی لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے اور یہ کامیابی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

ملک عبد الرب گولبازار ۔ ربوہ

نوٹ:۔ اس کامیابی کی خوشی میں مکرم ملک عبد الرب صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں تا کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جاوے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مینجر الفضل ربوہ

### مسجد محمود ربوہ میں جلسہ

آج مورخہ ۲۳ جولائی بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الصدر جنوبی کے زیر اہتمام ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق انچارج احمدیہ مشن امریکہ "امریکہ میں موجودہ مذہبی رجحانات" کے موضوع پر تقریر فرمائینگے مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر مستفید ہوں مستورات کیلئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا

(قائد عیشم محلہ)



بقیہ صفحہ اول

۱۴۷۷۸ رضا حسین شاہ شیرازی ۵۱۱
۷۷۹ محمود احمد ۴۰۱
۷۸۰ محمد عاشق ۴۰۰
۷۸۳ محمد سلیم ۳۶۲
۷۸۵ اسفندیار مہر ۳۸۹
۷۸۶ مجید احمد بھٹی ۴۹۶
۷۸۸ محمد حمید قریشی ۴۲۳
۷۸۹ بشیر احمد ۴۴۵
۷۹۰ مرزا رفیق احمد ۴۱۰
۷۹۱ فضل احمد ۴۰۹
۷۹۳ عبد اللطیف خان ۳۹۵
۷۹۴ اختر حسین ۳۴۰
۷۹۵ محمد حیات پرویز ۴۹۵
۷۹۷ محمد یعقوب ۴۲۶
۷۹۹ محمد صدیق سلیمی ۵۹۱
۱۴۸۰۰ بشیر احمد خادم ۴۷۱
۸۰۱ مبارک احمد چوہدری ۴۹۴
۸۰۲ امتیاز علی ۴۰۹

کمپارٹمنٹ آرٹس

۱۴۷۲۲ اعجاز احمد اکنامکس
۷۴۶ عبد الحلیم انگریزی
۷۵۶ چوہدری عصمت اللہ "
۷۶۲ ناصر احمد "
۷۷۴ محمد بخش "
۷۸۱ احسان الرحمٰن "

میڈیکل گروپ

۱۰۱۴ رفیق احمد ۴۶۲
۱۰۱۷ خواجہ عبد الجواد ۳۹۴
۱۰۱۹ حمید اللہ خادم ۴۰۸
۱۰۲۰ علی رضا حسین ۳۷۴
۱۰۲۲ محمد اقبال حسین ناصر ۴۱۳
۱۰۲۳ ایم رفیق بھٹی ۴۵۷
۱۰۲۴ محمد اجمل خان غوری ۴۲۲
۱۰۲۵ عبد الصمد ۴[illegible]۴
۱۰۲۷ مرزا ارشاد علی ۵۰۲
۱۰۲۸ محمد اسمٰعیل وسیم ۴۱۵
۱۰۳۰ رفیق احمد ۴۳۳
۱۰۳۱ سلیم احمد سرویہ ۴۱۲
۱۰۳۳ محمد افضل ۴۰۵
۱۰۳۴ مشتاق احمد شیخ ۵۳۷

کمپارٹمنٹ میڈیکل

۱۰۲۶ سلیم اختر صدیقی کمسٹری

نان میڈیکل گروپ

۲۳۶۳ علی حیدر ۴۴۸
۲۳۶۴ سکندر اکبر ۴۷۵
۲۳۶۵ محمد سرور ۴۳۹
۲۳۶۷ محمد سلیم ۴۳۳
۲۳۶۸ شیخ محمد جمیل پراچہ ۴۳۹
۲۳۶۹ خلیل احمد ملک ۵۲۹
۲۳۷۰ منور احمد ۴۹۹
۲۳۷۱ سردار حفیظ احمد ۶۷۰
۲۳۷۳ محمود جمال احمد ۵۱۳
۲۳۷۴ نذیر احمد سیال ۴۷۲
۲۳۷۵ محمد عبد الرشید ۵۶۰
۲۳۷۶ ناصر احمد ۵۲۹
۲۳۷۷ مجیب الرحمٰن درد ۴۰۱
۲۳۷۹ محمد سلیم ۵۴۴
۲۳۸۱ محمد حنیف شاد ۴۹۲
۲۳۸۲ عبد الرشید ۴۰۰
۲۳۸۳ محمد رشید ۴۳۵
۲۳۸۴ ظفر اقبال احمد ۵۲۲
۲۳۸۷ نور احمد ۵۶۶
۲۳۸۹ محمد اعظم ۵۱۳
۲۳۹۰ مظفر احمد اختر ۴۴۴
۲۳۹۱ محمد رشید ۴۱۴
۲۳۹۲ آر محمد صادق ۴۲۸
۲۳۹۳ عبد الرب ۳[illegible]
۲۹۶۷۴ رانا وحید ظفر خاں ۵۵۲

کمپارٹمنٹ نان میڈیکل

۲۳۷۸ ایم امیر الحسن انگلش
۲۳۸۰ نسیم احمد کمسٹری
۲۳۸۵ نعیم احمد طاہر انگلش
۲۳۸۶ محی الدین اکبر کمسٹری

(پرنسپل)

### درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ چند دن سے بخار رفعہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یعقوب دار الصدر غربی ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دے۔ (مینجر الفضل)